حضرت سفیان بن عیینہؒ کی اہلِ علم کو نصائح

مولوی عابد شہزاد
متعلم تخصصِ علومِ حدیث، جامعہ

اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایسے رجال عطا فرمائے ہیں، جن سے قرآن وسنت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ انسانوں کی اصلاح وارشاد اور تزکیہ نفس کا کام بھی لیا ہے، ان شخصیات کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں اور خصوصیات وصفات سے نوازا ہے، ان ممتاز شخصیات میں سے ایک حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، ان کی شخصیت اہلِ علم کے تمام طبقات خواہ وہ حدیث سے شغف رکھتے ہوں یا تفسیر سے، چاہے ان کا تعلق فقہ سے ہو یا تصوف سے، نیز علم کے کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھنے والے کے ہاں ان کی شخصیت ڈھکی چھپی نہیں، ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے بیک وقت کئی صفات عطا فرما رکھی تھیں، ان میں موجود منجملہ صفات میں سے ایک صفت حکمت و دانائی بھی تھی، چنانچہ اسی وجہ سے امام احمد بن عبداللہ عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''معرفة الثقات'' میں ان کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''وکان یعد من حکماء أصحاب الحدیث''۔[1] اس تحریر میں ان کی اسی صفت کا مظہر پیش کرنا مقصود ہے۔

آپ کی اہلِ علم کو نصائح

حقیقی عالم

''قال سفیان بن عیینة: لیس العالم الذي یعرف الخیر والشر، إنما العالم الذي یعرف الخیر فیتبعه، و یعرف الشر فیجتنبه.''[2]

''سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عالم وہ نہیں ہے جو خیر اور شر کو پہچانتا ہو، حقیقی عالم وہ ہے جو خیر کو پہچان کر اس کی اتباع کرے اور شر کو پہچان کر اس سے اجتناب کرے۔''

علم کب نقصان پہنچاتا ہے؟

''العلم إن لم ینفعك ضرك.''[3]

''اگر علم تجھے نفع نہیں دے گا تو نقصان پہنچائے گا۔''

علم کی زیادہ ضرورت کس کو ہے؟

''قال: أحوج الناس إلى العلم العلماء، وذلك أنّ الجهل بهم أقبح؛ لأنّهم غاية الناس، وهم يسألون.''(۴)

''(ایک مرتبہ کچھ لوگ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوکر پوچھنے لگے کہ علم کی سب سے زیادہ احتیاج کس کو ہے؟) آپ نے فرمایا: علماء کو علم کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور عالم کا علم سے دور ہونا قبیح چیز ہے؛ اس لیے کہ لوگ ضرورت کے موقع پر علماء سے ہی پوچھتے ہیں اور ان کی بھاگ دوڑ علماء کی طرف ہی ہوتی ہے۔''

علم کی مثال

''قال: تدرون ما مثل العلم؟ مثل العلم مثل دار الكفر ودار الإسلام، فإن ترك أهل الإسلام الجهاد، جاء أهل الكفر، فأخذوا الإسلام، وإن ترك الناس العلم، صار الناس جهالا.''(۵)

''ایک دفعہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ: کیا تم جانتے ہو کہ علم کی کیا مثال ہے؟ پھر خود ہی فرمایا: علم کی مثال دارالاسلام اور دارالکفر کی سی ہے، چنانچہ اگر اہلِ اسلام نے جہاد چھوڑ دیا تو اہلِ کفر آجائیں گے، اور اسلام کو (اپنے محروسہ علاقوں سے) ختم کردیں گے، اسی طرح اگر لوگوں نے علم کو ترک کردیا تو لوگ جاہل ہوجائیں گے۔''

قیامت میں سب سے زیادہ حسرت کرنے والے اشخاص

''عن سفيان بن عيينة، كان يقال: أشد الناس حسرة يوم القيامة ثلاثة: رجل كان لهٗ عبد فجاء يوم القيامة أفضل عملًا منه، ورجل له مال، فلم يتصدق منه، فمات، فورثهٗ غيره، فتصدق منه، ورجل عالم لم ينتفع بعلمه، فعلم غيرهٗ، فانتفع به.''(۶)

''سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ: کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تین قسم کے افراد سب سے زیادہ حسرت کا شکار ہوں گے:

۱: ایک وہ مالک جس کا غلام قیامت کے دن اس سے زیادہ عمل لیے ہوئے ہو۔

۲: دوسرا وہ مالدار آدمی جو اپنے مال کا صدقہ ادا نہ کرتا ہو، اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء اس

کے مال کے مالک بن کر اس میں سے صدقہ ادا کریں۔

۳: تیسرا وہ عالم جو خود تو اپنے علم سے نفع نہ اُٹھائے، البتہ اس نے جن کو سکھایا ہے، وہ اس سے منتفع ہوں۔''

علم کو طلب کرنا ورع ہے

''وسئل عن الورع، فقال: الورع طلب العلم الذي يعرف به الورع، وهو عند قوم طول الصمت وقلة الكلام، وما هو كذٰلك، أنّ المتكلم العالم أفضل عندنا وأورع من الجاهل الصامت.''(۷)

''کسی نے آپ سے ورع (تقویٰ) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ: ایسا علم حاصل کرنا جس سے ورع کی پہچان ہو، یہی حقیقت میں ورع (تقویٰ) ہے۔ پھر فرمایا کہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ زیادہ دیر خاموش رہنا اور کم گو ہونا یہ ورع ہے، حالانکہ یہ صحیح نہیں، بلکہ ہمارے ہاں متکلم عالم ''جاہل صامت'' سے زیادہ افضل اور اورع ہے۔''

سب سے زیادہ قابلِ علاج بیماریاں

''قال سفيان: قال رجل من العلماء: اثنتان: أنا أعالجهما منذ ثلاثين سنة: ترك الطمع فيما بيني و بين الناس، وإخلاص العمل لله عزوجل.''(۸)

''سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: علماء میں سے کسی نے کہا کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کا میں تیس سال سے علاج کر رہا ہوں، (وہ یہ ہیں) ۱: ایک یہ کہ میرے اور لوگوں کے درمیان طمع نہ رہے۔ ۲: دوسرا یہ کہ میرا ہر عمل خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔''

عالم کے لیل ونہار

''قال سفيان بن عيينة: إذا كان نهاري نهار سفيه، وليلي ليل جاهل، فما أصنع بالعلم الذي كتبت.''(۹)

''آپ فرمایا کرتے تھے کہ: جب میرا دن بیوقوف آدمی کے دن کی طرح گزرے اور میری رات جاہل آدمی کی رات کی طرح گزرے، تو میں اس علم کا کیا کروں جس کو میں لکھ رہا ہوں؟!۔''

علم کے پانچ مراحل

''قال ابن عيينة: أول العلم الاستماع، ثم الإنصات، ثم الحفظ، ثم العمل، ثم

النشر.‘‘(۱۰)

’’سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: علم (علمی میدان) میں سب سے پہلا مرحلہ استماع (غور سے سننا) کا ہے، (دوسرا مرحلہ) انصات (خاموش رہنے) کا ہے، (تیسرا مرحلہ) حفظ (یاد کرنے) کا ہے، (چوتھا مرحلہ) عمل کا ہے، اور (پانچواں مرحلہ) نشر (اس علم کو دوسروں تک پہنچانے) کا ہے۔‘‘

’’لا أدري‘‘ کی اہمیت

’’قال سفيان بن عيينة: إذا ترك العالم لا أدري أصيبت مقاتله.‘‘(۱۱)

’’سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب عالم یہ کہنا چھوڑ دے گا کہ: ’’میں نہیں جانتا‘‘ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔‘‘

جب کوئی عالم اپنے اوپر یہ لازم کرلے کہ جو سوال مجھ سے کیا جائے گا، میں نے اس کا جواب دینا ہے، چاہے مجھے اس کا جواب آتا ہو یا نہ آتا ہو، میں نے یہ نہیں کہنا کہ: ’’مجھے نہیں آتا‘‘ تو گویا کہ اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا۔

حواشی وحوالہ جات

۱:-معرفة الثقات لأبي الحسن أحمد بن عبدالله العجلي: ٤١٧/ ١، باب سفيان، تحقيق: عبد العليم عبد العظيم البستوي، ط: مكتبة الدار م- المدينة المنورة، الطبعة الأولى، ١٤٠٥ھ.

۲:-تهذيب الكمال للمزي:١٩٢-١٩١/ ١١، سفيان بن عيينة، تحقيق:د.بشار عواد، ط:مؤسسة الرسالة- بيروت، ١٤٠٠ھ.

۳:-أيضاً:١٩٢/ ١١.

٤:-أيضاً:١٩٢/ ١١.

٥:-أيضاً:١٩٣/ ١١.

٦:-أيضاً:١٩٣/ ١١.

٧:-أيضاً:١٩٤/ ١١.

٨:-حلية الأولياء لأبي نعيم الأصبهاني:٢٧١/ ٧، سفيان بن عيينة، ط: دار الكتاب العربي- بيروت، الطبعه الرابعة:١٤٠٥ھ.

٩:-أيضاً:٢٧١/ ٧.

١٠:-أيضاً:٢٧٤/ ٧.

١١:-أيضاً:٢٧٤/ ٧.